© rasailojaraid.com

از: مولانا محمد فیاض خان سواتی

آپ نے پوچھا

سوال: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ صلعم یا ﷺ، اور انبیاء علیھم السلام کے اسماء کے ساتھ ؑ لکھنا کیسا ہے؟ (ابراہیم یوسف باوا رنگونی انگلینڈ)

جواب: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پ۲۲ اے ایمان والو اپنے نبی پر درود وسلام بھیجو!

یہ حکم وجوباً خواہ استحباباً ہر بار نام مبارک سننے یا زبان سے لینے یا قلم سے لکھنے پر ہے کیونکہ مشہور مقولہ ہے اَلْقَلَمُ اِحْدَی اللِّسَانَیْنِ کہ قلم بھی ایک زبان ہے۔ تو گویا سننے یا زبان سے نام مبارک ادا کرتے وقت تو صلی اللہ علیہ وسلم پورا کہہ دینا اور قلم سے لکھتے وقت ﷺ یا صلعم یا ؑ لکھ دینا یہ سوائے بے ادبی کے اور کچھ نہیں ہے کیونکہ اس کے لکھنے میں نہ تو زیادہ کاغذ سیاہی یا وقت صرف ہوتا ہے بلکہ ایک حساب سے کلام اور تحریر کی طوالت سے جان چھڑانے کے مترادف ہے اور وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے۔ اگر کوئی شخص ایسے اختصار ﷺ یا صلعم یا ؑ لکھنے کے ساتھ شانِ انبیاء علیھم السلام میں استخفاف کا قائل ہو تو یہ کفر ہے جیسا کہ علامہ سید طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں کہ فتاویٰ تاتارخانیہ سے منقول ہے من کتب علیہ السلام بالھمزۃ والمیم یکفر لانہ تخفیف و تخفیف الانبیاء کفر جس شخص نے علیہ السلام ہمزہ اور میم کے ساتھ لکھا وہ کافر ہوگیا کیونکہ یہ ہلکا کرنا ہے۔ (صلوٰۃ وسلام لکھنے سے) اور انبیاء کو ہلکا کرنا کفر ہے اور اگر اس اختصار سے کوئی شخص شانِ انبیاء علیھم السلام کے استخفاف کا قائل نہ ہو بلکہ صرف کسل، کاہلی، نادانی اور جہالت سے اور کلام و تحریر کی طوالت سے بچنے کی خاطر ایسا کرتا ہے تو وہ یقیناً بے برکتی، بے نصیبی، کم بختی اور زبون قسمتی کا اہل ہے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ فرماتے ہیں کہ پہلا وہ شخص جس نے درود شریف کا ایسا اختصار (ﷺ یا صلعم یا ؑ) کیا تھا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا بہرحال اس سے بچنا ہی بہتر ہے اور صلوٰۃ وسلام لکھنا ہی باعث برکت و ثواب ہے۔

© rasailojaraid.com